"یعنی ایک روز حضرت علیؓ اپنی بیٹیوں کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں اور آنکھوں سے آنسو صاف کر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیوں رو رہی تھیں؟ صاحبزادیوں نے عرض کیا کہ (مظلومیتِ) عثمانؓ پر رو رہی تھیں (یہ سُن کر) حضرت علیؓ خود رو پڑے اور فرمایا کہ (ان پر) رو سکتی ہو۔"

## جنازہ عثمانی و دفن وغیرہ میں حضرت علیؓ و اولادِ علیؓ کی شمولیّت

——— اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہر چیز پر غالب ہے۔ اسؓ کی حکمت و قدرت کے تحت شہادتِ عثمانی واقع ہو گئی۔ اس کے بعد بھی باغی مفسدین کی نارِ عداوت نہ بجھی۔ حضرت عثمانؓ مظلوم کا کفن دفن اور جنازہ پُرامن طریق سے ہو جانا ان کے لیے ناگوار تھا۔ نامساعد حالات کے باوجود صحابۂ کرام نے بڑی ہمّت کر کے آخری احکام (جنازہ، کفن دفن) کو نہایت مستعدی سے سرانجام دیا۔ ان حضرات میں حضرت علی المرتضیٰؓ اور سیّدنا حسن بن علیؓ برابر کے شریک کار تھے۔

——— مؤرخین نے اپنی طرزِ نگارش کے موافق اس موقعہ پر بھی کئی رطب و یابس مختلف قسم کی روایات جمع کر ڈالی ہیں۔ تاہم یہ چیزیں بھی ذکر کی ہیں کہ حضرت عثمانؓ مظلوم کے متعلقہ آخری مراحل میں حضرت علی المرتضیٰؓ و سیّدنا حسن بن علیؓ نے شامل ہو کر حقِ رفاقت ادا کیا۔

——— غور و فکر کرنے کے بعد (بشرطِ انصاف) عقل اس بات کی متقاضی ہے کہ محاصرہ کی طویل میعاد میں پریشان کن حالات کے تحت جب یہ حضرات

Marfat.com

حضرت عثمانؓ کی حمایت و معاونت برابر کرتے رہے تھے (جیسا کہ عنوانات بالا کے ذریعہ ہم نے تفصیل ذکر کی ہے) تو جنازہ و دفن جیسے ضروری معاملات میں بھی یقیناً شریک و شامل ہونگے۔

ذیل میں متصدانہ کو بیان کرنے والی روایات نقل کی جاتی ہیں ملاحظہ فرمادیں طبری میں ہے۔

(۱) ..... خرج مروان حتیٰ اتیٰ دار عثمان فاتاہ زیدؓ بن ثابت وطلحۃ بن عبیداللہ وعلیؓ والحسن وکعب بن مالک وعامۃ من ثم من اصحابہ فتوافیٰ الی موضع الجنائز صبیانٌ و نساءٌ فاخرجوا عثمان فصلّی علیہ مروان ثم خرجوا بہ حتیٰ انتھوا الی البقیع فدفنوہ فیہ مما یلی حش کوکب۔"

(تاریخ ابن جریر طبری، ج ۵ ص ۱۴۴۔ تحت ذکر الخبر عن الموضع الذی دفن فیہ عثمانؓ)

حاصل یہ ہے کہ:

"مروان، زید بن ثابتؓ، طلحہؓ، علیؓ بن ابی طالب، حسن بن علی، کعب بن مالک اور بھی جو لوگ عثمانؓ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ عثمانؓ کے مکان پر پہنچے اور کچھ لڑکے اور عورتیں بھی (جنازہ کے لیے) آملے۔ حضرت عثمانؓ کو گھر سے باہر لائے۔ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد یہ تمام احباب جنازہ کو بقیع کے مقام میں لائے جو حش کوکب کے قریب تھا وہاں دفن کر دیا۔"

کتاب "التمہید والبیان" میں بحوالہ امام احمد مذکور ہے کہ

(۲) وخرج بہ ناس یسیر من اھلہ والزبیرؓ والحسن بن علیؓ

Marfat.com

و ابوجہم و مروان بن الحکم بین العشائین فاتوا بہ حائطاً من حیطان المدینۃ یقال لہ حش کوکب خارج البقیع فصلّی علیہ جبیر بن مطعم وقیل حکیم بن حزام وقیل مروان وقیل صلی علیہ الزبیر کذا ذکرہ الامام احمد فی المسند ؛

(کتاب التمہید والبیان فی مقتل الشہید عثمان
ص ۱۴۲ - طبع بیروت)

اور یہ روایت بھی درج کی ہے کہ

(۳) . . . . وقیل شہد جنازتہ علی وطلحۃ وزید بن ثابت وکعب بن مالک وعامۃ من کان ثم من اصحابہ ؛

(۱) کتاب التمہید والبیان فی مقتل الشہید عثمانؓ
ص ۱۴۲، طبع بیروت۔

(۲) الکامل لابن اثیر الجزری، ج ۳، ص ۹۱۔ ذکر الموضع الذی دفن فیہ ومن صلّی علیہ۔

(۳) تاریخ ابن خلدون، ج ۲، ص ۱۰۵۳۔ بحث حصار عثمانؓ ومقتلہ، طبع جدید بیروت۔

البدایہ میں ابن کثیر نے نقل کیا ہے کہ

(۴) . . . . قیل بل دفن من لیلتہ ثم کان دفنہ ما بین المغرب والعشاء خفیۃً من الخوارج وقیل بل استؤذن فی ذالک بعض رؤسائہم۔ فخرجوا بہ فی نفر قلیل من الصحابۃ فیہم حکیم بن حزام وحویطب بن عبد العزّٰی وابوالجہم

Marfat.com

بن حذیفۃ وعمّار بن مکرّم الاسدی وجبیر بن مطعم وزید بن ثابت وکعب بن مالک وطلحۃ والزبیر وعلی بن ابی طالب وجماعۃ من اصحابہ ونسائہ منھنّ امرأتاہ نائلۃ (بنت الفرافصہ) وام البنین بنت عبداللہ بن حصین وصبیان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ و جماعۃ من خدمہ حملوہ علی باب بعد ما غسلوہ وکفنوہ و زعم بعضھم انہ لم یغسل ولم یکفن والصحیح الاوّل ۔

(البدایہ لابن کثیر ج ۷، ص ۱۹۱)

## خلاصۂ کلام

(۲) ۔۔۔ یعنی عثمانؓ کے گھر والوں سے کچھ لوگ اور چند مزید آدمی حضرت زبیرؓ بن عوام۔ حضرت حسن بن علیؓ۔ حضرت ابو جہم بن حذیفہؓ۔ مروان بن حکم وغیرہم حضرت عثمانؓ کو مغرب وعشا کے درمیان گھر سے جنازہ کے لیے باہر لائے اور حش کوکب نامی جگہ جو باغوں میں سے ایک باغ تھا اور بقیع سے خارج تھا اس کے پاس لے آئے۔ جبیر بن مطعم نے نماز جنازہ پڑھائی یا حکیم بن حزام نے یا مروان نے یا زبیرؓ نے، علی اختلاف الاقوال نماز پڑھائی (اور وہاں دفن کیے گئے)۔

(۳) ۔۔۔ یعنی مؤرخین کا قول ہے کہ حضرت عثمانؓ کے جنازہ میں حضرت علیؓ بن ابی طالب۔ طلحہؓ بن عبیداللہ۔ زیدؓ بن ثابت۔ کعبؓ بن مالک اور عام لوگ جو ان کے ساتھیوں میں سے موجود تھے حاضر ہوئے (اور نماز پڑھی گئی)۔

(۴) ۔۔۔ ۔۔۔ یعنی اسی رات کو حضرت عثمانؓ کو دفن کیا گیا۔ باغیوں سے بچاؤ کر کے مغرب وعشاء کے درمیان دفن کیا گیا۔ بعض نے کہا ہے کہ باغیوں کے رؤسا سے اذن طلب کر کے حضرت عثمانؓ کے جنازہ کو لوگ باہر لائے۔ بعض صحابہ کرامؓ

Marfat.com

حکیم بن حزامؓ۔ حویطب بن عبدالعزیٰ و ابوالجہم بن حذیفہؓ و نیار بن مکرمؓ اسلمی و جبیرؓ بن مطعم و زیدؓ بن ثابت و کعبؓ بن مالک و طلحہؓ و زبیرؓ و علیؓ بن ابی طالب اس موقعہ پر شامل و حاضر تھے اور ان کے ساتھیوں کی ایک جماعت اور ان کی عورتوں میں سے حضرت نائلہؓ و اُم البنینؓ اور لڑکے بھی شامل تھے ..... حضرت عثمانؓ کے خدام کی ایک جماعت غسل دلانے اور کفنانے کے بعد ان کو اٹھا کر دروازہ پر لائی۔ اور بعض کا خیال ہے کہ ان کا غسل و کفن نہیں کیا گیا لیکن (یہ صحیح نہیں ہے) بلکہ اوّل بات صحیح ہے۔

## شیعہ کُتب سے تائید

ابن ابی الحدید شیعی نے شرح نہج البلاغہ میں اس واقعہ کو یُوں نقل کیا ہے کہ

"..... وخرج به ناسٌ يسيرٌ من اهله ومعهم الحسن بن علي وابن الزبير وابو جهم بن حذيفة بين المغرب والعشاء فاتوا به حائطاً من حيطان المدينة يعرف بحش كوكب وهو خارج البقيع فصلّوا عليه۔ الخ

(شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید الشیعی، ج ۱، ص ۹۷ طبع قدیم ایرانی و طبع بیروتی، ج ۱، ص ۱۹۸ تحت تن من خطبتہ لہ علیہ السّلام فی معنی قتل عثمان بن عفان۔

"یعنی حضرت عثمانؓ کے گھر والے چند آدمی ان کو (دفن کرنے کے لیے) گھر سے باہر لائے۔ ان لوگوں کے ساتھ حضرت حسن بن علیؓ، عبداللہ بن زبیرؓ ابوجہمؓ وغیرہ تھے۔ مغرب و عشاء کے درمیان (جنازہ باہر لے جانے کی صورت کی گئی) جنت البقیع کے باہر "حش کوکب" کے نام سے ایک

مقام تھا وہاں لاکر عثمانؓ پر انہوں نے نماز جنازہ پڑھی۔

# اختتام بحثِ محاصرہ

——— یہ تمام واقعات ایک ایک کرکے بتلا رہے ہیں کہ اس دردناک حادثہ میں حضرت علیؓ اور ان کی اولاد شریف نے کس قدر خدمات سرانجام دیں۔ اور اپنے حقوق مودت اور برادرانہ روابط کا کس طرح اتمام کیا؟ حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے آخری ایام میں باغیوں کی مدافعت کی خاطر حضرت علی المرتضیٰؓ نے قدم قدم پر پرزور کوشش صرف کی۔ سنگباری کا جواب سنگباری سے دیا۔ ان کی اولاد جوابی کارروائی میں زخمی ہوئی۔ حضرت عثمانؓ کے گھر میں پانی ارسال کیا۔ اگرچہ پانی پہنچانے والوں نے زخم کھائے۔ ان مراحل سے گزر کر جب باغی اپنے ظالمانہ مقصد میں کامیاب ہوگئے تو حضرت علیؓ سخت اندوہناک وغمناک ہوئے اور اپنے عزیزوں کو زجر وتوبیخ کی اور ضرب وشتم کی۔ پھر اس کے بعد سب سے آخری مرحلہ (یعنی جنازۂ عثمانی ودفن وغیرہ میں برابر کے شریک کار وشامل حال رہے۔ یہ تمام چیزیں حضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ کے درمیان دائمی مودت ومحبت کا بیّن ثبوت ہیں جو آخری ایام تک قائم ودائم رہی ہیں۔

---

# حضرت علی المرتضیٰ کی اولاد میں سیّدنا عثمانؓ کا نام مروّج تھا

یہ ایک فطری امر ہے کہ آدمی اپنی اولاد کے نام تجویز کرتے وقت پوری احتیاط

Marfat.com

سے کام لیتا ہے۔ اپنے بیٹے بیٹیوں کے نام اسی نوعیت کے رکھتا ہے کہ وہ اس کی زندگی میں باعثِ عزت و افتخار بنیں۔ نام تجویز کرنے سے اس کے ذہن و قلب اور فطری لگاؤ کا پتہ چلتا ہے۔ اس ضمن میں بالعموم قابلِ احترام، معزز اور معروف ایسی ہستیوں کے ناموں کو ترجیح دی جاتی ہے جن کے ساتھ اُسے اُنس اور محبت ہو اور انہیں مبارک و عظیم سمجھا جاتا ہو۔ اور جن لوگوں کے بارے میں دل کے اندر کسی قسم کی کدورت پائی جاتی ہو، غیظ و غضب ہو یا ان سے نفرت ہو، ان کے اسماء کو اپنی اولاد میں رواج دینا پسند نہیں کیا جاتا۔

اس نفسیاتی اصول اور قلبی لگاؤ کے آئینہ میں جب ہم حضرت علی المرتضیٰؓ کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ کی اولاد میں سیدنا ابوبکرؓ، سیدنا عمرؓ اور سیدنا عثمانؓ کے مبارک اسماء ملتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ خلفاء ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرتِ عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں دل کے کسی کونے کے اندر کسی قسم کی عداوت یا بغض نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ انہیں معزز و محترم، اور بزرگ ہستیاں سمجھتے تھے۔ تب ہی تو آپ نے اپنی اولاد میں ان اسماء کو رواج دیا۔

کتاب کے حصہ اوّل (صدیقی) اور حصہ دوم (فاروقی) میں شیعہ و سُنّی دونوں فریق کی مشہور و معتبر کتابوں کے حوالہ جات سے ہم نے ثابت کیا ہے کہ حضرت علیؓ اور دیگر ہاشمی بزرگوں کی اولاد میں ابوبکرؓ و عمرؓ نام پائے جاتے ہیں۔ کتاب کے حصہ سوم (عثمانی) میں تبلایا جاتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کی طرح حضرت علی المرتضیٰؓ کی اولاد شریف میں عثمانؓ کا نام بھی پایا جاتا ہے۔ جس سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ان بزرگوں (حضرت علیؓ اور دیگر ہاشمیوں) کو حضرت عثمان ذوالنورینؓ سے بھی صحیح عقیدت تھی۔ اور اس مبارک اسم کو مستحسن و متبرک سمجھتے تھے۔

ذیل میں اس مسئلہ پر چند حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں۔ پہلے اپنی کتابوں

Marfat.com

سے درج کیے جائیں گے۔ اس کے بعد شیعی کتابوں سے تائید پیش کی جائے گی۔

(۱) — ابوعبداللہ المصعب بن عبداللہ الزبیری (متوفی ۲۳۶ھ) نے اپنی کتاب "نسبِ قریش" میں حضرت علی المرتضیٰؓ کی اولاد شمار کی ہے۔ وہاں ذکر کیا ہے۔

"..... عمرؓ بن علیؓ ورقیہ وھما توأم، امھما الصہباء من سبی خالد بن الولید وکان عمر آخر ولد علی بن ابی طالبٍ ... العباسؓ بن علی ..... اخوتہ لابیہ و امہ بنو علی، وھم عثمانؓ وجعفرؓ وعبداللہ فقتل قبلہ۔ الخ

"حضرت علیؓ کی اولاد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، عمرؓ بن علیؓ اور رقیہ جڑواں تھے۔ ان کی والدہ صہباء تھیں۔ جو خالدؓ بن ولید کے قید کردہ غلاموں (لونڈیوں) میں آئی تھیں۔ پانچویں نمبر پر عباسؓ بن علیؓ اور ان کے حقیقی بھائیوں کو ذکر کیا ہے۔ اور وہ عثمانؓ بن علیؓ جعفرؓ بن علیؓ اور عبداللہ بن علیؓ ہیں جو (میدانِ کربلا میں) عباسؓ بن علیؓ سے پہلے شہید ہوئے۔"

(کتاب نسبِ قریش، ص ۴۳، طبع مصر
ذکر اولاد علی بن ابی طالب)

(۲) — ابومحمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی (متوفی ۴۵۶ھ) اپنی معروف کتاب "جمہرۃ انساب العرب" میں اولاد علیؓ ابن ابی طالب کے تحت لکھتے ہیں:

"..... والعباسؓ ..... وابوبکرؓ وعثمانؓ وجعفرؓ ..

Marfat.com

وقتل ابوبکر وجعفر وعثمان والعباس مع اخیھم الحسین الخ

ترجمہ ۔ ۔ ۔ ۔ چھٹے نمبر پر عباس، ساتویں نمبر پر ابوبکر، آٹھویں نمبر پر عثمان اور نویں نمبر پر جعفر ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ابوبکر، جعفر، عثمان اور عباس اپنے بھائی حسین کے ساتھ (میدانِ کربلا) میں شہید ہوئے۔

(جمہرۃ انساب العرب لابن حزم ص ۳۸-۳۷
جلد اوّل طبع جدید مصری۔ ذکر اولاد امیر المومنین)

(۳) ـــــ طبقات ابنِ سعد جلد ثالث میں سیّدنا علی المرتضیٰ کی اولاد کے تذکرہ میں لکھا ہے:

"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وابوبکر بن علی قُتل مع الحسین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ و العباس الاکبر بن علی وعثمان وجعفر الاکبر وعبد اللہ قتلوا مع الحسین بن علی الخ ۔ ۔ ۔ ۔

ترجمہ:- اولاد حضرت علیؓ سے ابوبکر بن علی حضرت حسینؓ کے ساتھ (کربلا میں شہید ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور عباس اکبر بن علی، عثمان، جعفر الاکبر اور عبداللہ (برادرانِ حسینؓ) اپنے بھائی حسین کے ساتھ (کربلا میں) شہید ہوئے۔"

(طبقات ابن سعد، ص ۱۱-۱۲۔ جلد ۳۔ طبع لیدن
تحت ذکر علی ابن طالب رضی اللہ عنہ)

(۴) ـــــ تاریخ خلیفہ بن خیاط میں سنۃ احدیٰ وستین (۶۱ھ) کے تحت شہداء کربلا کے ضمن میں لکھا ہے:

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قال ابو الحسن وقتل معہ عثمان بن علی، امّہ ام البنین ایضاً۔

ترجمہ :۔ ابوالحسن نے کہا ہے کہ حضرت حسینؓ کے ساتھ اُن کے بھائی عثمان بن علی بھی شہید ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام ام البنین تھا۔

(تاریخ خلیفہ بن خیاط ص ۲۲۴ طبع بغداد اشرف عراق تحت سنۃ احدیٰ وستین ذکر مقتل الحسین واصحابہ)

## حضرت عثمانؓ کا نام اولادِ علیؓ میں

## (شیعہ کتب سے)

بے عزت مصنف
اوڑے نام رکھنے سے کترا
ہوتا ہے بنیادی وجہ
کترا رہے

(۵) ـــــ احمد بن یعقوب (الشیعی) نے اپنی مشہور تاریخ یعقوبی میں حضرت علیؓ کی نرینہ اولاد ۴ انفر ذکر کی ہے۔ ان میں عثمان نام دو بار ذکر کیا ہے۔

"..... والعباس وجعفر قتلا بالطف وعثمان وعبداللہ امّهم ام البنین بنت خرام الکلابیه ..... وعثمان الاصغر ویحییٰ وامهما اسماء بنت عمیس الخثعمیه ..الخ

ترجمہ :۔ حضرت حسین کے دو بھائی عباس اور جعفر کربلا میں شہید ہوئے اور عثمان اور عبداللہ ان چاروں کی والدہ ام البنین بنت خرام الکلابیہ تھی ..... اور عثمان الاصغر اور یحییٰ فرزندانِ علیؓ تھے۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عُمَیس خثعمیہ تھا۔

(تاریخ یعقوبی، ص ۲۱۳، جلد ثانی، مطبوعہ بیروت
از احمد بن یعقوب الکاتب العباسی (الشیعی)
(المتوفی ۲۵۸ھ) تحت ذکر اولاد علی)

(۶) ـــــ ابوالفرج اصفہانی (الشیعی) نے اپنی کتاب مقاتل الطالبیین میں کربلا کے

شہداء میں حضرت حسینؓ کے بھائیوں کے نام الگ الگ درج کیے ہیں جن کو شہادت نصیب ہوئی۔ ان میں عثمانؓ بن علی کا نام بھی ہے عبارت ذیل ملاحظہ فرمائیں

"..... وعثمان بن علی بن ابی طالب علیہم السلام و امہ ام البنین ..... قتل عثمان بن علی وھو ابن احدیٰ وعشرین سنۃ۔ الخ

ترجمہ: حضرت علیؓ کے منجملہ صاحبزادوں میں سے ایک عثمانؓ بن علی تھے ان کی والدہ کو ام البنین کہتے تھے ..... اور عثمان جس وقت (کربلا میں) شہید ہوئے ان کی عمر اکیس برس تھی۔

(مقاتل الطالبین، ص ۲۳۔ طبع قدیم ایران
تحت شمار شہداء کربلا)

(۷) ـــــ مشہور شیعی مؤرخ مسعودی نے اپنی تصنیف "التنبیہ والاشراف" میں حضرت علیؓ کی خلافت کے تحت ان کی اولاد شمار کی ہے۔ وہاں حضرت علی المرتضیٰ کے گیارہ لڑکے درج کیے ہیں۔ ان میں آٹھویں نمبر پر عثمان نامی لڑکے کا ذکر کیا ہے۔

(التنبیہ والاشراف للمسعودی، ص ۲۵۸
تحت ذکر خلافت علی بن ابی طالب،
(سن طباعت ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء)

(۸) ـــــ اسی طرح مسعودی نے ایام یزید بن معاویہ کے تحت کربلا کے شہداء کے اسماء کی فہرست درج کی ہے۔ وہاں تیسرے نمبر پر عثمان بن علی کا نام ذکر کیا ہے۔

"..... وقتل معہ من ولد ابیہ ستۃ وھم العباسؓ و جعفرؓ وعثمانؓ ومحمد الاصغر وعبداللہؓ وابوبکرؓ۔ الخ

Marfat.com

۱ التنبیہ والاشراف ص ۲۶۳ (للمسعودی) تحت
ذکر شہداء کربلا)

"یعنی کربلا میں سیدنا حسینؓ کے ساتھ ان کے والد کی اولاد میں سے (بھائیوں میں سے) چھ بھائی شہید ہوتے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں عباسؓ جعفرؓ، عثمانؓ، محمد اصغر، عبداللہ اور ابوبکرؓ۔ حاصل یہ ہے کہ ایک تو ثابت یہ ہوا کہ عثمان نامی حضرت علیؓ کے صاحبزادے ہیں۔ دوسرا یہ کہ وہ صاحبزادے (عثمان بن علی) اپنے بھائی حسین کی معیت میں کربلا میں شہید ہوئے تھے۔ اسلامی تاریخ میں ان کا نام شہداء کربلا میں درج ہے۔"

(۹) ---- شیخ مفید نے اپنی کتاب "الارشاد" میں حضرت علیؓ کی اولاد کے نام لکھے ہیں۔ ان میں عثمان نام مذکور ہے۔

"---- وعثمان وعبداللہ الشہداء مع اخیھم حسین بطف
امھم ام البنین الخ ----

ترجمہ: حضرت علیؓ کے بیٹے عثمانؓ اور عبداللہ اپنے بھائی حسینؓ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔ ان کی ماں کا نام امّ البنین تھا۔

(الارشاد للشیخ المفید (محمد بن محمد بن محمد بن نعمان
الملقب بالمفید، ۱۶۷-۱۶۸ طبع جدید تہران
تحت اولاد امیر المومنین)

(۱۰) فاضل علی ابن عیسیٰ اربلی نے اپنی کتاب "کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ" میں حضرت علیؓ کی نرینہ اولاد چودہ بتائی ہے۔ ان میں ساتویں نمبر پر عثمان بن علی کو شمار کیا ہے۔

Marfat.com

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ بمعہ ترجمہ فارسی المناقب
ص ۵۹۰، جلد اوّل طبع جدید ایران۔ باب ذکر
اولاد امیر المومنین)۔

(۱۱) سید جمال الدین احمد بن علی المعروف ابن عنبہ نے اپنی کتاب "عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب" کے فصل رابع اور خامس میں حضرت علیؑ کے صاحبزادوں کا ذکر کیا ہے۔

. . . . . امّہ (ام عباس) وام اخوتہ عثمان و جعفر و عبد اللہ ام البنین فاطمۃ بنت حزام ابن خالد الخ۔

ترجمہ: عباس ابن علی اور اُن کے بھائیوں عثمان، جعفر اور عبداللہ پسران حضرت علیؑ کی والدہ کو ام البنین فاطمہ بنت حزام بن خالد کہتے تھے۔

(عمدۃ الطالب، ص ۳۵۶ طبع نجف اشرف عراق
الفصل الرابع فی ذکر عقب العباس بن امیر المومنین علیہ السلام)

(۱۲) گیارھویں صدی کے مجتہد ملا باقر مجلسی معتبر تصنیف "جلاء العیون" میں شہداء اہلِ بیت کی تعداد جو یوم عاشورا کو شہید ہوئے، ذکر کی ہے لکھتے ہیں۔

". . . . . نو نفر از فرزندانِ امیر المومنین علیہ السلام حضرت سید الشہداءؑ و عباسؓ و پسر او محمدؑ و عمرؑ و عثمانؓ و جعفرؑ و ابراہیمؑ و عبداللہ الاصغرؑ و محمد الاصغرؑ الخ۔

ترجمہ: یوم عاشورہ میں امیر المومنین حضرت علیؑ کی اولاد سے درج ذیل نو افراد شہید ہوئے۔ ایک حضرت حسین (سید الشہداء) دوسرے عباس، تیسرے آپ کے فرزند محمد، چوتھے عمر، پانچویں عثمان، چھٹے جعفر، ساتویں ابراہیم، آٹھویں عبداللہ الاصغر اور نویں محمد الاصغر۔ الخ

Marfat.com

(جلاء العیون از محمد باقر مجلسی ص ۴۰۴ طبع
طبع ان تحت ذکر شہداء کربلا از اولاد علی المرتضیٰ)

مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کا مبارک نام حضرت علیؓ کی اولاد میں پایا جاتا ہے جس کو اہل سنت علماء و مؤرخین اور شیعہ علماء اور شیعہ مورخین نے بے شمار کتابوں میں تحریر کیا ہے جن میں سے مندرجہ بالا چند ایک حوالہ جات شیعہ و سنی کتب سے ہم نے نقل کر دیئے ہیں۔ نقل صحیح ہے، اہلِ علم مراجعت فرما کر تسلی کر سکتے ہیں۔

اور بے شمار مصنفین نے اس مسئلہ کو اپنی اپنی تصنیفات میں درج فرمایا ہے سب کتابوں سے نقل کرنا دشوار تھا اس لیے صرف بارہ عدد شیعہ و سنی حوالہ جات پر اکتفا کر دینا کافی سمجھا گیا ہے۔ بارہ کا عدد شیعہ احباب کے ہاں متبرک بھی ہے۔ ان کو فرصت حاصل ہو گی۔ گویا یہ مسئلہ مسلمات میں سے ہے کہ سیدنا علیؓ نے اپنے فرزندوں کا نام عثمان رکھا ہے۔ اور حضرت علیؓ کے گھر میں عثمان نام موجود تھا۔

جیسے ابوبکر و عمر نام حضرت علیؓ نے اپنے صاحبزادوں کے تجویز فرمائے تھے، اسی طرح عثمان کا مبارک نام بھی اپنے فرزندوں کے لیے منتخب فرمایا۔

حضرت علیؓ کے فرزندوں کے یہ نام تجویز ہونا خلفاء ثلاثہؓ اور ان کے درمیان انس و محبت کی بیّن دلیل ہے۔ اور باہمی تعلق و ارتباط کا واضح ثبوت ہے اس قسم کے روشن دلائل کا انکار کرتے ہوئے پھر بھی خیال جمائے رکھنا کہ ان حضرات کے درمیان دشمنی و عداوت تھی۔ اور قبائلی عصبیت موجود تھی یہ نام تو ویسے ہی رکھ دیئے تھے انصاف کا خون کرنا اور حق بات کو ٹھکرا دینے کے مترادف ہے۔ بلکہ نفس الامر میں واقعات سے ابا کرنا ہے جو عقلمند آدمی کے لیے زیبا نہیں۔

---

Marfat.com

# خاتمۂ کتاب

کتاب رحماءُ بینہم کے حصّہ اوّل (صدّیقی) اور حصّہ دوم (فاروقی) کے بعد اب حصّہ سوم (عثمانی) بحمدہٖ تعالیٰ تمام ہوگیا۔

کتاب کے ہر سہ حصص پر نظر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم اور حضرت علی المرتضیٰؓ (مع ان کے خاندان کے) درمیان اخوتِ دینی و محبّتِ اسلامی قائم تھی۔ ان میں کوئی عداوت و عناد نہ تھا (نہ مسئلہ خلافت میں اور نہ غیر خلافت میں)۔

—— نیز ان حضرات کے لیے اِحیائے دین و بقائے اسلام مقصودِ زندگی تھا نسلی امتیازات، خاندانی عداوتیں، قبائلی تفرّق و عصبیّت اور حصولِ اقتدار وغیرہ وغیرہ جیسے حقیر نظریات ان کے پیشِ نظر نہ تھے۔

کتاب اللہ قرآن مجید اس پر شاہدِ عادل ہے اور کتاب ہٰذا کے ہر سہ حصّہ کے مندرجات اس مسئلہ پر مستقل گواہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

—— جن لوگوں نے اسلام کے اس بہترین دَور میں قبائلی تعصّب کے تصورات دکھلانے کی سعی کی ہے انہوں نے اپنے زورِ قلم سے حقائق و واقعات کا رنگ بدل کر از خود تاریخ سازی کی ہے اور اپنا مافی الضمیر منوانا چاہا ہے۔ ھداھم اللہ تعالیٰ وعافاہم۔

مالک کریم جل شانہٗ کا بے حد و شمار شکر ہے جس نے اپنے ناچیز بندے کو خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے بارے میں تعلقات کے عجیب مضمون کو

Marfat.com

مرتب کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔ اللہ مسلمانوں کو اس کتاب سے انتفاع کا موقعہ عنایت فرمائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اہلِ بیت اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت و اطاعت نصیب فرمائے اور ان کے ساتھ حسنِ ظن قائم رکھنے کی عادت بخشے اور خاتمہ بالایمان میسر فرما کر آخرت و عافیت میں ان کی شفاعت اور معیت سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔ اور کتاب سے استفادہ کرنے والے احباب سے امید کی جاتی ہے کہ دعائے مغفرت سے فراموش نہیں فرمائیں گے۔

ع برکریماں کارہا دشوار نیست

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ وحبیبہ وخلیلہ وعلیٰ آلہ واصحابہ و اتباعہ باحسان الیٰ یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ربیع الاول ۱۳۹۸ھ — دعاجو ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ

(مارچ ۱۹۷۸ء) — جامعہ محمدی۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ (پاکستان)

Marfat.com

# مراجع برائے کتاب "رُحَمَاءُ بَیْنَھُم" حصّہ سوم عثمانی

| نمبر شمار | نام کتاب | سن وفات صاحب کتاب |
|---|---|---|
| ۱ | ۔ الموطا امام مالکؒ | ۱۷۹ھ |
| ۲ | ۔ المصنف لعبدالرزاق بن ہمام (۱۱ جلد) | ۲۱۱ھ |
| ۳ | ۔ کتاب السنن لسعید بن المنصور (مجلس علمی) | ۲۲۷ھ |
| ۴ | ۔ طبقات ابن سعد از محمد بن سعد (کاتب الواقدی) ۸ جلد۔ طبع لیدن | ۲۳۰ھ |
| ۵ | ۔ المصنف لابن ابی شیبہ (قلمی پیر جھنڈا سندھ) ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن ابی شیبہ | ۲۳۵ھ |
| ۶ | ۔ کتاب نسب قریش لمصعب الزبیری (ابوعبداللہ المصعب بن عبداللہ بن مصعب الزبیری) | ۲۳۶ھ |
| ۷ | ۔ تاریخ خلیفہ ابن خیاط (ابوعمرو خلیفہ ابن خیاط) طبع نجف اشرف عراق۔ | ۲۴۰ھ |
| ۸ | ۔ مُسند امام احمد بن حنبل الشیبانی معہ منتخب کنز العمال (۶ جلد)۔ طبع قدیم مصر | ۲۴۱ھ |
| ۹ | ۔ کتاب المحبّر لابی جعفر بغدادی از محمد بن حبیب بن امیّہ طبع حیدر آباد دکن | ۲۴۵ھ |
| ۱۰ | ۔ صحیح بخاری شریف امام محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ | ۲۵۶ھ |
| ۱۱ | ۔ تاریخ کبیر لامام بخاری محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ (۸ جلد) | ۲۵۶ھ |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| ۱۲ - السنن لابی داود سلیمان بن اشعث سجستانی | سنہ ۲۷۵ھ |
| ۱۳ - المعارف لابن قتیبہ دینوری (ابو محمد عبداللہ بن مسلم الکاتب الدینوری۔ | سنہ ۲۷۶ھ |
| ۱۴ - انساب الاشراف للبلاذری (از احمد بن یحییٰ طبع بغداد) | سنہ ۲۷۹ھ |
| ۱۵ - فتوح البلدان للبلاذری (احمد بن یحییٰ بلاذری) | سنہ ۲۷۹ھ |
| ۱۶ - کتاب قیام اللیل وقیام رمضان والوتر از محمد بن نصر المروزی | سنہ ۲۹۴ھ |
| ۱۷ - التاریخ لابن جریر الطبری ابو جعفر محمد بن جریر | سنہ ۳۱۰ھ |
| ۱۸ - المصاحف لابی بکر عبداللہ بن ابی داؤد سجستانی | سنہ ۳۱۶ھ |
| ۱۹ - کتاب الجرح والتعدیل از ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی (۸ جلد) | سنہ ۳۲۷ھ |
| ۲۰ - المستدرک للحاکم ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ النیشاپوری طبع دکن۔ | سنہ ۴۰۵ھ |
| ۲۱ - تاریخ جرجان لابی القاسم حمزہ بن ابی یوسف السہمی۔ | سنہ ۴۲۷ھ |
| ۲۲ - کتاب اصفہان (یا تاریخ اصبہان) لابی نعیم الاصفہانی | سنہ ۴۳۰ھ |
| ۲۳ - حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصفہانی | سنہ ۴۳۰ھ |
| ۲۴ - کتاب کشف المحجوب للشیخ علی ہجویری لاہوری (علی بن عثمان بن علی غزنوی الہجویری رح) | سنہ ۴۵۶ھ |
| ۲۵ - جمہرۃ انساب العرب لابن حزم، طبع جدید۔ ابو محمد علی بن احمد بن سعید المعروف ابن حزم الظاہری اندلسی۔ | سنہ ۴۵۶ھ |
| ۲۶ - السنن الکبریٰ للبیہقی ابی بکر احمد بن حسین | سنہ ۴۵۸ھ |
| ۲۷ - الکفایہ فی علم الروایہ خطیب بغدادی | سنہ ۴۶۳ھ |
| ۲۸ - تاریخ بغداد للخطیب بغدادی (۱۴ جلد) | سنہ ۴۶۳ھ |
| ۲۹ - الاستیعاب معہ الاصابہ لابن عبدالبر (طبع مصری) ابو عمر و یوسف بن البر النمری الاندلسی | سنہ ۴۶۳ھ |

Marfat.com

۳۰ - ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ المعروف ابن عساکر (تاریخ ابن عساکر) سنہ ۵۷۱ھ

۳۱ - اسد الغابہ لابن اثیر الجزری (طبع طہران) از محمد بن محمد بن عبد الکریم الشیبانی الشہیر عز الدین الجزری - سنہ ۶۳۰ھ

۳۲ - الکامل لابن اثیر الجزری سنہ ۶۳۰ھ

۳۳ - ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ ابو جعفر احمد المحب الطبری سنہ ۶۹۴ھ

۳۴ - منہاج السنہ لابن تیمیہ احمد بن عبد الحلیم الحرانی الدمشقی الحنبلی سنہ ۷۲۸ھ / ۷۴۸

۳۵ - کتاب التمہید والبیان از محمد بن یحییٰ بن ابی بکر الاندلسی سنہ ۷۴۱ھ

۳۶ - تذکرۃ الحفاظ للذہبی (ابو عبد اللہ بن عثمان شمس الدین الذہبی) سنہ ۷۴۸ھ

۳۷ - البدایہ لابن کثیر عماد الدین ابو الفدا الدمشقی - سنہ ۷۷۴ھ / ۷۷۵

۳۸ - تاریخ ابن خلدون (عبد الرحمٰن بن محمد بن خلدون الحضرمی) سن تالیف سنہ ۷۷۹ھ

۳۹ - مجمع الزوائد ہیثمی نور الدین الہیثمی (۱۰ جلد) سنہ ۸۰۷ھ

۴۰ - الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر (معہ الاستیعاب) سنہ ۸۵۲ھ

۴۱ - تہذیب التہذیب ابو الفضل احمد بن علی العسقلانی المعروف ابن حجر سنہ ۸۵۲ھ

۴۲ - تاریخ الخلفاء جلال الدین السیوطی، طبع مجتبائی دہلی - سنہ ۹۱۱ھ

۴۳ - الصواعق المحرقہ لابن حجر المکی (شہاب الدین احمد حجر الہیتمی المکی سنہ ۹۷۳ھ / ۹۷۵

۴۴ - کنز العمال از علی متقی الہندی (۸ جلد) طبع اول دکن - سنہ ۹۷۵ھ

۴۵ - شرح مواہب اللدنیہ لمحمد بن عبد الباقی الزرقانی المالکی سن تالیف سنہ ۱۱۱۷ھ

۴۶ - لوائح الانوار البہیہ شیخ محمد بن احمد السفارینی الحنبلی المعروف بعقیدۃ السفارینی سنہ ۱۱۷۳ھ

۴۷ - ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سنہ ۱۱۷۶ھ

---

Marfat.com

# کتب شیعہ استفادہ نمودہ برائے کتاب رحماء بینہم حصہ سوم عثمانی

| نمبر شمار | نام کتاب | سن وفات صاحب کتاب | |
|---|---|---|---|
| ۱ | تاریخ یعقوبی از احمد بن ابی یعقوب بن جعفر الکاتب العباسی | ۲۵۶ھ / ۲۵۰ / ۲۸۴ھ | (القرن الثالث) |
| ۲ | وصیت از عبداللہ بن عبدالحمیری | | |
| ۳ | مقاتل الطالبیین از ابوالفرج علی بن حسین بن محمد الاصفہانی صاحب الاغانی۔ | سن تالیف ۳۱۳ھ | |
| ۴ | کتاب الروضہ (مع الفروع الکافی) جلد ثالث | ۳۲۹ھ | |
| ۵ | التنبیہ والاشراف للمسعودی (طبع مصر) از ابوالحسن علی بن الحسین بن علی مسعودی | ۳۴۵ھ / ۳۴۶ | |
| ۶ | مروج الذہب للمسعودی ابوالحسن علی بن الحسین بن علی مسعودی | ۳۴۶ھ | |
| ۷ | معانی الاخبار للشیخ الصدوق ابن بابویہ القمی | ۳۸۱ھ | |
| ۸ | رجال کشی طبع قدیم مبئی / طبع جدید طہران از ابوعمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشی | | (القرآن الرابع) |
| ۹ | نہج البلاغہ طبع مصر از شیخ سید شریف الرضی ابی الحسن محمد بن ابی احمد الحسین۔ | ۴۰۴ھ | |
| ۱۰ | الارشاد للشیخ المفید (محمد بن نعمان المفید) | ۴۱۳ھ | |
| ۱۱ | الامالی للشیخ ابی جعفر محمد بن حسن شیخ الطائفہ الطوسی | ۴۶۰ھ | |
| ۱۲ | احتجاج طبرسی طبع قدیم ایران از شیخ ابی منصور احمد بن علی الطبرسی۔ | ۵۴۰ھ | |

Marfat.com

۱۳ - المناقب للخوارزمی (خطب خوارزم الموفق بن احمد بن محمد المکی الخوارزمی المکی) — سنہ ۵۶۸ھ

۱۴ - المناقب لابن شہرآشوب (طبع ہندوستان از محمد بن علی بن شہرآشوب مازندرانی) — سنہ ۵۸۸ھ

۱۵ - حدیدی شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید (از ابو حامد عبدالحمید بن بہاء الدین محمد المدائنی) — سنہ ۶۵۶ھ

۱۶ - شرح نہج البلاغہ لابن میثم البحرانی (از کمال الدین میثم بن علی بن میثم البحرانی) — سنہ ۶۷۹ھ

۱۷ - کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ از علی بن عیسیٰ الاربلی — سن تالیف سنہ ۶۸۸ھ

۱۸ - حواشی عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب سید جمال الدین بن عنبہ — سنہ ۸۲۸ھ

۱۹ - بحار الانوار از ملا باقر مجلسی — سنہ ۱۱۱۱ھ

۲۰ - حیات القلوب از ملا باقر مجلسی (طبع نول کشور لکھنؤ) — سنہ ۱۱۱۱ھ

۲۱ - جلاء العیون لملا باقر مجلسی — سنہ ۱۱۱۱ھ

۲۲ - الدرۃ النجفیۃ (شرح نہج البلاغہ) از شیخ ابراہیم بن حاجی حسین الدنبلی — سنہ ۱۲۹۱ھ

۲۳ - ناسخ التواریخ از لسان الملک مرزا محمد تقی وزیر اعظم سلطان ناصر الدین قاجار پادشاہ ایران — سنہ ۱۲۹۷ھ

۲۴ - تنقیح المقال للشیخ عبداللہ مامقانی — سنہ ۱۳۰۰ھ

۲۵ - تحفۃ الاحباب فی نوادر آثار الاصحاب للشیخ عباس القمی — سنہ ۱۳۵۹ھ

۲۶ - منتہی الآمال للشیخ عباس القمی — سنہ ۱۳۵۶ھ

۲۷ - ترجمہ و شرح فارسی فیض الاسلام (طبع طہران، سید علی نقی) - سن تالیف سنہ ۱۳۶۲ھ

# رُحَمَآءُ بَیْنَھُم

## (جلد اوّل حصّہ صدیقی)

کتاب "رحماء بینھم" کی تفسیری جلد اوّل حصّہ عثمانی آپ کے زیرِ مطالعہ ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد (حصّہ صدیقی) صوری و معنوی جملہ خوبیوں سے آراستہ شائع ہو چکی ہے جس میں خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ کے نامور اور حضرت علیؓ، حسنین شریفینؓ اور حضرت فاطمہؓ و دیگر افرادِ اہل بیت کے خاندان کا باہمی حسنِ سلوک، حقوق کی ادائیگی، بہترین مراسم، اور عمدہ تعلقات کو بامع و مانع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اہل سنّت کی ترانوے ۹۳ کتب اور اہل تشیع کی چھیالیس کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اور کتاب ہذا اہل قرابت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم اور صدیق اکبرؓ کے باہمی حسنِ تعاون و حسن معاملت پر اپنے انداز کی پہلی کتاب ہے۔

عبارت سادہ عام فہم انداز بیان شُستہ اور صلح جویانہ۔ حوالہ کی ہر کتاب کی اصل عبارت اور ترجمہ اس نوٹ کے ساتھ دیا گیا ہے کہ مطالعہ سے بے شمار شکوک و شبہات خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔

عمدہ کاغذ آفسٹ طباعت، طلائی جلد سے مزیّن

ضخامت :- ۴۶۴ صفحات

قیمت صرف :- ۲۵ روپے

شعبۂ تصنیف و تالیف جامعہ محمدی ضلع جھنگ

Marfat.com

# رُحَمَآءُ بَیْنَھُم

## جلد دوم حصّہ فاروقی

رُحَمَاءُ بَیْنَھُم کی دوسری جلد حصّہ فاروقی ہے۔ اس میں حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور ان کے خاندان کے مابین مراسم اور عمدہ تعلقات جدید انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ ان ہر دو حضرات کے باہمی حسنِ سلوک کے واقعات کو یکجا کر کے یہاں پیش کیا گیا ہے اور ان کے باہمی حقوق کی رعایت دلائل اور شواہد کے ساتھ ذکر کی گئی ہے اور اس کتاب میں واقعات کے ذریعے خلافتِ فاروقی میں حضرت علیؓ کا تعاون ہر مرحلے پر ثابت کیا گیا ہے۔

کتاب ہٰذا کے مطالعہ کے بعد حضرت علیؓ اور فاروق اعظمؓ کا باہمی تعلق و ارتباط دائمی طور پر نظر آئے گا اور ان کی باہمی مخالفت و عداوت کے شبہات خود بخود زائل ہو جائیں گے۔ کتاب کے ۳۶۰ صفحات ہیں اور عمدہ طباعت کے ساتھ مجلد ہے۔

قیمت ۲۰ روپے صرف

شعبۂ تصنیف و تالیف جامعہ محمدی
ضلع جھنگ (پاکستان)

(کتاب)

# مسئلہ اقربا نوازی

حضرت سیدنا عثمانؓ ذوالنورین کے دور پر طعن کرنے والے لوگوں نے اس مسئلہ پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو حکومت کے عہدوں اور مناصب پر مستاثر کر دیا اور ان کے لیے مالی عطیات ناجائز طور پر روا رکھے۔

اس طرز عمل کی وجہ سے لوگ حضرت عثمانؓ کے خلاف ہو گئے اور آخر کار فتنہ عظیم برپا ہوا اور حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔

کتاب ہذا میں انہی شبہات کو زائل کرنے اور ان اعتراضات کو صاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو شخص کتاب میں پیش کردہ تمام پہلوؤں پر منصفانہ نگاہ کر لیگا اس پر خوب واضح ہو جائیگا کہ حضرت عثمانؓ نے کردار اس مسئلہ میں اجتہاد تھا۔ حضرت عثمانؓ نے آئین شرعی کے خلاف ہرگز نہیں کیا تھا بعض شرپسند عناصر کی جانب سے حضرت عثمانؓ کے خلاف یہ مسائل اٹھائے گئے۔ اہل اسلام کی مجتہدانہ فوت و پاکیزہ کردار مقصود تھا وہ نشان کا پورا ہو گیا۔

مؤلف کتاب نے مسئلہ ہذا کو سمجھانے کے لیے پوری کوشش کی ہے اگر انصاف کے ساتھ تمام کتاب پر نظر کر لی گئی تو اقربا نوازی کا طعن زائل ہو جائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) مصنف کا اس کتاب سے صرف مقصود مقام صحابہ کرامؓ کی حفاظت اور کردار صحابہؓ کی نگہداشت ہے اور بس۔ کتاب اپنے معیار اور حسن طباعت کے ساتھ منصہ شہود پر جلوہ آرا ہے۔

**شعبۂ تصنیف و تالیف جامعہ محمدی ضلع جھنگ** (پاکستان)

Marfat.com

# کتاب حدیثِ ثقلین

(زیرِ تجویز اشاعت)

مؤلف کی کتاب ہذا میں مشہور روایت ترکت فیکم امرین ....
کی تحقیقی تشریح درج کی گئی ہے۔ اور اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کتاب اللہ کے ساتھ سُنتِ نبوی کو اصل مرکزیت حاصل ہے اور سُنّت کے مقابل میں امامت کو مرکزیت حاصل نہیں۔ نیز اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ خلافت بلافصل کے ساتھ اس کا کچھ تعلق نہیں۔ خلافت بلافصل میں اس روایت کو پیش کرنا بے سود ہے۔

شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ محمدی

ضلع جھنگ (پاکستان)

---

Marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ ——— (سورۃ فتح)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں۔

# رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

(مہربان اند در میانِ خود ——— شاہ ولی اللہؒ)

(رحمدل ہیں درمیان اپنے ——— شاہ رفیع الدینؒ)

## حصّہ سوم (عثمانی)

اس میں

خلیفۂ ثالث حضرت سیدنا عثمانؓ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ اور اُن کے خاندان کے درمیان نسبی روابط اور دیگر مراسم اور تعلقات جدید انداز میں پیش کیے گئے ہیں جو قبل ازیں اِس دَور میں سامنے نہیں آسکے ——— یہ حصّہ سوم سابق حصص کی طرح پانچ ابواب پر مشتمل ہے، اور جدتِ مضامین کے اعتبار سے قابلِ ملاحظہ ہے۔

تالیف: حضرت مولانا محمد رافع صاحب

موضع محمدی شریف (متصل جامعہ محمدی) تحصیل جنیوٹ ضلع جھنگ

Marfat.com